احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

سوموار 16- نومبر 1998ء

روزنامہ
الفضل ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

خطبہ نمبر 40

☎ 213029

سوموار 16- نومبر 1998ء 26 رجب 1419 ہجری- 16 نبوت 1377 ہش جلد 48-83 نمبر 255

اللہ تبتّل کرنے والے کو پسند کرتا ہے

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔

اللہ اس انسان سے محبت کرتا ہے جو متقی ہو، دنیا سے بے نیاز ہو اور گمنامی اور گوشہ نشینی کی زندگی بسر کرنے والا ہو۔ (صحیح مسلم کتاب الزھد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تبتّل کا مطلب یہ ہے کہ دنیا سے تعلق رکھتے ہوئے انسان خدا کی طرف مائل رہے

انبیاء خلوت پسند ہوتے ہیں اور یہ صفت سب سے بڑھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں تھی

دنیا میں سچی ڈیموکریسی صرف اور صرف جماعت احمدیہ میں قائم ہے

سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے خطبہ جمعہ فرمودہ 13- نومبر 98ء بمقام بیت الفضل لندن کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن 13- نومبر 1998ء- سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج یہاں بیت الفضل میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے تبتل کے مضمون پر روشنی ڈالی۔ حضور ایدہ اللہ کا یہ خطبہ معمول کے مطابق ایم ٹی اے نے بیت الفضل سے لائیو ٹیلی کاسٹ کیا۔ ساتھ سات دیگر زبانوں انگلش، عربی، بنگالی، فرنچ، جرمن، بوسنین اور ترکی میں رواں ترجمہ نشر کیا گیا۔

حضور ایدہ اللہ نے سورہ مزمل کی آیت 9 کی تلاوت کے بعد فرمایا تبتل کا مطلب ہے اللہ کی یاد میں دنیا سے اپنے آپ کو جدا کر دینا۔ ایسا جدا کرنا کہ گویا دنیا سے کٹ کر خالصۃً اللہ ہی کے لئے ہو جائے۔ اس سے مراد یہ نہیں کہ دنیا سے ہر قسم کے تعلقات کاٹ لئے جائیں۔ بلکہ دنیا کے ساتھ تعلقات رکھتے ہوئے بھی دل ہمیشہ مائل بہ خدا رہے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا تبتل دراصل نبوت کے آغاز سے پہلے ہی شروع ہو جاتا ہے۔ یہ خیال کہ نبی، نبی بننے کے بعد تبتل کرتا ہے درست نہیں۔ بلکہ تبتل کے نتیجے میں نبی بنتا ہے۔ اور رصالحیت کا ہر بڑا ذریعہ تبتل کی سیڑھی سے ہی حاصل ہوتا ہے۔

حضرت صاحب نے حضرت مسیح موعود کے ایک ارشاد کے حوالے سے فرمایا خدا کی رضا کو مقدم کرنا ہی تبتل ہے۔ تبتل اور توکل توام ہیں۔ جتنا تبتل بڑھتا ہے اتنا توکل بڑھتا ہے اور جتنا توکل بڑھتا ہے اتنا ہی تبتل بڑھتا ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ایک روایت کے حوالہ سے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نبوت کے آغاز سے پہلے ہی خدا کی طرف تبتل فرما رہے تھے اور اس کی علامت وہ رویائے صادقہ تھیں جو روز روشن کی طرح پوری ہو جاتی تھیں یہ وہ دور تھا جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خلوت بہت پیاری تھی اور آپؐ غار حرا میں جایا کرتے تھے۔ پھر اللہ نے حکماً آپؐ کو باہر نکالا۔ ہر سالک کے لئے یہی مضمون ہے اس کو مد نظر رکھ کر وہ اپنا جائزہ لے کہ وہ کس قدر خدا کی راہ میں بڑھتا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے ایک حدیث بیان فرمائی کہ اللہ اس انسان سے محبت کرتا ہے جو پرہیز گار، بے نیاز اور گمنامی کے گوشہ میں زندگی بسر کرنے والا ہو۔ حضرت صاحب نے حضرت مسیح موعود کے ایک ارشاد کے حوالے سے فرمایا کہ اصل بات یہ ہے کہ جب اللہ کے ساتھ انس اور ذوق پیدا ہو جاتا ہے تو دنیا اور اہل دنیا سے کراہت پیدا ہو جاتی ہے۔ اس سے مراد دنیا دار لوگ ہیں۔ ورنہ مخلوق خدا کی محبت میں خدا کا پیارا ان کی اصلاح کی خاطر قربانیاں کرتا ہے تاکہ ان کا تزکیہ کر کے ان کو پاک وصاف کر دے۔

حضور ایدہ اللہ نے حضرت مسیح موعود کے حوالے سے فرمایا کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بہادری اور شجاعت کا اس سے پتہ چلتا ہے کہ آپ کئی کئی دن ایسی جگہ پر اکیلے رہتے تھے جہاں رہنے سے خوف آتا ہے۔ اس میں نکتہ یہ ہے کہ جب غیر اللہ کا تصور ہی اٹھ گیا تو نقصان کس نے پہنچانا ہے؟ اس ضمن میں حضور ایدہ اللہ نے اپنا تجربہ بیان فرمایا کہ حضور نے ایک مرحلہ پر خوف پر اس طرح قابو پایا کہ یہ خیال کیا غیر اللہ سے ڈرنا تو شرک ہے۔ کوئی بلا اللہ کے اذن کے سو انقصان نہیں پہنچا سکتی۔ حضور نے ان احمدی احباب کو جو خوف کا شکار ہیں یہ دعا سکھلائی۔ اللھم استر عوراتنا وامن روعاتنا اے اللہ ہماری اندرونی کمزوریوں پر پردہ ڈال دے اور ہمارے خوفوں کو امن میں تبدیل فرما دے۔ حضور ایدہ اللہ نے ضمناً ایک احمدی دوست کا واقعہ بیان فرمایا جن کو ڈاکو پکڑ کر لے گئے اور جب انہوں نے جرات سے بتایا کہ وہ احمدی ہیں تو ان کو بغیر کوئی نقصان کئے چھوڑ دیا۔

حضرت مسیح موعود کے ایک ارشاد کے حوالے سے حضرت صاحب نے فرمایا کہ اللہ کے رسول مبعوث ہونے کے لئے درخواست نہیں کرتے بلکہ وہ تو خلوت پسند ہوتے ہیں اور گمنام رہنا چاہتے ہیں مگر خدا ان کو زبردستی حجروں سے باہر نکالتا ہے۔ ہر نبی کی زندگی ایسی ہی تھی مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں یہ صفت سب انبیاء سے بڑھ کر تھی۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ جو عہدہ حاصل کرنے کی آرزو کرتے ہیں وہ محروم رہتے ہیں۔ جماعت احمدیہ میں یہی نظام جاری ہے۔ اور دنیا کے کسی نظام میں یہ بات نہیں۔ اس لحاظ سے حقیقی ڈیموکریسی صرف جماعت احمدیہ میں جاری ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود بھی خلوت پسند تھے اور گوشہ گمنامی کو پسند فرماتے تھے مگر اللہ نے آپ کو زبردستی اس سے باہر نکالا۔ صرف رضائے الٰہی کے حصول کے لئے آپ نے اس حکم خداوندی کو قبول کیا۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اللہ نے حضرت مسیح موعود کو فرمایا تھا کہ لوگوں کی ملاقات سے تھک نہ جانا۔ یہ بات مجھے ملاقاتوں کے وقت ہمیشہ یاد آتی ہے کیونکہ سب سے تھکانے والی چیز ملاقاتیں ہیں۔ ہر ملاقاتی سے بشاشت سے ملنا ہوتا ہے۔ ملنے والے سے ملاقات جلد ختم کرنے کا دکھ بھی ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعود کا بھی یہی حال تھا۔ یہ آپ کی صداقت کا ایک روشن نشان ہے۔

خدمت خلق کا عظیم موقعہ

بیوت الحمد منصوبہ

○ جماعت احمدیہ کے قیام کا ایک عظیم مقصد خدمت خلق کا فریضہ سرانجام دینا تھا۔ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی جاری فرمودہ پہلی مالی تحریک "بیوت الحمد منصوبہ" اس فریضہ کی تکمیل کے لئے ایک سنہری موقعہ ہے۔ اس سکیم کے تحت خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے غریب، نادار اور بے گھر افراد کو گھروں کی سہولت مہیا کی جاتی ہے۔ چنانچہ 84 مستحق خاندان اس خوبصورت اور ہر سہولت سے آراستہ بیوت الحمد کالونی میں آباد ہو کر اس بابرکت تحریک کے ثمرات سے مستفید ہو رہے ہیں۔ ابھی اس کالونی میں پہلے مرحلہ کی تکمیل میں دس مکان تعمیر ہونا باقی ہیں۔

اس کے علاوہ ربوہ اور پاکستان بھر میں ساڑھے تین صد سے زائد مستحق گھرانوں کو ان کے اپنے اپنے گھروں میں حسب ضرورت توسیع مکان کے لئے لاکھوں روپے کی امداد دی جا چکی ہے اور امداد کا یہ سلسلہ جاری ہے۔

احباب کرام کی خدمت میں گذارش ہے کہ خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار ہو کر ثواب کی خاطر اس بابرکت تحریک میں ضرور شمولیت فرمائیں۔

○ احباب کرام کے علم کی خاطر پورے مکان کے اخراجات کی ادائیگی کی گرانقدر پیش کش بھی ہو سکتی ہے۔ آج کل کے حالات میں اس کا تخمینہ لاگت چار لاکھ روپے ہے۔

○ حسب استطاعت ایک لاکھ یا اس سے زائد مالی قربانی۔

○ حسب توفیق جس قدر بھی مالی قربانی پیش کر سکیں۔

امید ہے آپ اس بابرکت تحریک میں زیادہ سے زیادہ مالی قربانی پیش فرمائیں گے یہ رقوم جماعت میں بھی جمع کرائی جا سکتی ہیں اور خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں مد بیوت الحمد میں بھجوائی جا سکتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں خدمت خلق کے عظیم فریضہ کو سرانجام دینے کی توفیق سے نوازتا رہے۔

(سیکرٹری۔ بیوت الحمد)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

خطبہ جمعہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جو اللہ اور رسولؐ کی امانت کا حق ادا نہیں کرتے وہ آپس میں بھی ایک دوسرے کی امانت کا کبھی حق ادا نہیں کر سکتے

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- بتاریخ 11- ستمبر 1998ء بمطابق 11- تبوک 1377 ہجری شمسی بمقام بیت الفضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورۃ الانفال کی آیات 28-29 کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

ان آیات کا تعلق بھی امانت سے ہے اور امانت ہی کے موضوع پر میں گزشتہ دو تین خطبات دے چکا ہوں اور اس دفعہ بھی انشاء اللہ اسی مضمون کو جاری رکھوں گا۔ اگر یہ وقت سے پہلے ختم ہو گیا تو پھر انشاء اللہ دوسرا مضمون شروع ہو گا۔ (-) اے لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ اور رسول کی خیانت نہ کرو (-) اس حالت میں کہ تم جانتے ہو کہ کیا کر رہے ہو- یہ ترجمہ میں نے تفسیر صغیر سے پڑھا ہے اور اب میں اس کے متعلق عمومی گفتگو کرنے لگا ہوں کہ اس آیت میں کیا کیا معنے مراد ہو سکتے ہیں۔

ایک معنی تو یہ ہے کہ (-) یعنی عمومی خطاب ہے کہ اللہ اور رسول کی خیانت نہ کرو۔ (-) کا ایک مطلب یہ ہے تو نتیجہ یہ نکلے گا کہ تم اپنی آپس کی امانتوں میں بھی خیانت کرو گے۔ وتخونوا' واؤ حالیہ بن جاتی ہے اس حال میں گویا اس کا یہ نتیجہ نکلے گا (-) کہ تم اپنی امانتوں کی بھی خیانت کر رہے ہو اور یہ دونوں مضمون آپس میں گہرے طور پر متعلق ہیں- یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ اللہ اور رسولؐ کی خیانت کی جائے اور اپنی امانتوں کی خیانت نہ کی جائے۔ جو اللہ اور رسولؐ کی خیانت کرتا ہے اس کے لئے ممکن کیسے ہے کہ وہ آپس میں اپنی امانتوں میں دیانتداری سے کام لے رہا ہو۔

پس ساری سوسائٹی کو اس اصول کو پیش نظر رکھنا چاہئے کہ بات اللہ اور رسولؐ کی امانت سے شروع ہو گی۔ جو اللہ اور رسولؐ کی امانت کا حق ادا نہیں کرتے وہ آپس میں بھی ایک دوسرے کی امانت کا کبھی حق ادا نہیں کر سکتے۔ اور ان لوگوں کی یہ پہچان بڑی آسان ہے۔ اپنے معاشرے میں وہ لوگ جو کہتے ہیں ہم بہت امین ہیں' ہم ہرگز خیانت سے کام نہیں لیتے' ہم وعدوں کے پکے ہیں' ہم سے معاملہ کرو۔ اگر وہ یہ کہتے ہوں اور اللہ اور رسول کی خیانت کرتے ہوں اس سے کیا مراد ہے۔ ایک نماز باقاعدہ نہ پڑھتے ہوں اور قرآن کریم نے جو تعلیمات دی ہیں ان پر کوئی عمل نہ ہو تو ایسا شخص جو نمازوں کے قریب نہ جائے اور خدا کی راہ میں مالی قربانی نہ کر سکتا ہو جو صدقہ و خیرات میں امانت کا حق ادا نہ کر رہا ہو کہ جس نے اسے دیا اس کی راہ میں اسے واپس لوٹا دے تو یہ لوگ پہچانے جا سکتے ہیں۔ بہت ہی ایسا دھوکہ دیتے ہیں کہ حیرت ہوتی ہے ان عقل والوں پر کہ ان کا دھوکہ کھا جاتے ہیں۔

جو اللہ اور رسولؐ کی امانت کا حق ادا نہیں کرتے وہ سوسائٹی میں بالکل ظاہر و باہر ہیں۔ ناممکن ہے کہ وہ اپنے چہرے چھپا سکیں۔ جب ان سے معاملہ کرتے ہو تو پھر لازماً خائن سے معاملہ کرتے ہو۔ جو اللہ اور رسولؐ کی امانت کا حق ادا نہیں کر رہا وہ آپس میں ایک دوسرے کی امانت کا حق کیسے ادا کر سکتا ہے۔ اور ہمیشہ جماعت کے وہ دوست جو سادہ ہیں' یعنی حماقت کی حد تک سادہ' وہ ایسے لوگوں کے ڈسے ہوئے ہوتے ہیں۔ بعد میں شکایتیں بھیجتے رہتے ہیں کہ ہمیں فلاں نے مار دیا۔ بہت پکا وعدہ کیا تھا کہ میں بہت امین ہوں تمہاری امانت کا خیال رکھوں گا لیکن ہم اس دھوکے میں آ گئے۔

اس مضمون میں ایک اور بات بھی ہے جو میں پہلے بھی بیان کر چکا ہوں اب پھر اس کو دہرانا چاہتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ ایسے لوگ جب سودا کرتے ہیں تو وہ خود بھی خائن ہوتے ہیں۔ یہ خیال بالکل جھوٹ ہے کہ وہ خود تو بڑے دیانتدار ہیں مگر خائن کے دھوکے میں آ گئے۔ اگر دیانتدار ہوتے تو ایسے شخص سے سودا کرتے ہی نہ۔ ان کے اپنے مفادات وابستہ ہوتے ہیں اس سودے سے جو ناجائز ہوتا ہے۔ مثلاً ایسی شرطوں پر ایسے خائن لوگ رقمیں مہیا کرتے ہیں یا کرنے کا وعدہ کرتے ہیں کہ اس کے ساتھ دراصل سودی شرائط ہوتی ہیں اور دیئے ہوئے پیسے کے بدلے بہت پیسے کی توقع رکھتے ہیں۔ تو بعد میں جب وہ شکوہ کرتے ہیں تو بھول جاتے ہیں کہ خود بھی خائن ہی تھے۔ اگر وہ خائن نہ ہوتے تو خائنوں سے سودے کرتے ہی نہ اور وہ شخص جو خائن نہ ہو وہ پوری احتیاط کیا کرتا ہے۔ وہ ایسے لوگوں سے سودا کرتا ہے جو اللہ اور رسولؐ کی امانت ادا کرنے والے ہوں اور پھر اگر ان کے سوا کسی سے سودا کرنا پڑے تو وہ ان سے پورے کاروباری تحفظات حاصل کرتا ہے۔ پھر کسی شکایت کا سوال نہیں پھر دنیا کی عدالتیں اس کو آپ پکڑیں گی اگر تحفظات کا خیال رکھا جائے۔

تو اس پہلو پر غور کرنے سے ثابت ہوتا ہے کہ جماعت میں سے ایسے خائنوں کو علیحدہ کرنا ممکن ہے اور واضح ہے۔ یعنی وہ جو خیانت کے نام پر سودا کرتے ہیں یا خائن سے سودا کرتے ہیں دونوں ہی خائن ہیں۔ جب ان کی شرائط دیکھی جائیں تو صاف پتہ چل جاتا ہے کہ سودا کرنے والا بھی خائن ہے۔ چنانچہ میں نے بارہا تجربہ کیا ہے۔ ایک شخص نے یہ شکایت کی کہ میرے ساتھ ظلم ہو گیا' دھوکہ ہو گیا' جو رقم کہی گئی تھی وہ ادا نہیں کی گئی۔ جب میں نے شرائط منگوائیں تو پتہ چلا کہ وہ شرائط ہی سود کی تھیں۔ تو جو شخص خود اتنا خائن ہو کہ سودی شرائط پر اپنا روپیہ لگانے پر محض اس لئے آمادگی ظاہر کرے کہ اسے زیادہ پیسے مل رہے ہیں جو دنیا کے بینک کے دوسرے سودی کاروبار کرنے والے بھی کبھی نہیں دے سکتے تو یہ لوگ ہیں جن پر کڑی نظر رکھنی ضروری ہے۔

میری پوری کوشش ہے کہ ہمارا معاشرہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے پاک اور صاف ہو جائے اور اندرونی جھگڑے اور ایک دوسرے پر شکوے شکایات ختم ہوں کیونکہ اندرونی جھگڑے اور شکوے شکایات وحدت کے رستے میں روک پیدا کرتے ہیں۔ تو (-) ایسی صورت میں تم اپنی امانتوں میں خیانت کرو گے۔ وانتم تعلمون- اس تعلمون کا ایک بہت لطیف معنی یہ ہے کہ خائن کو پتہ ہوتا ہے کہ میں خیانت کر رہا ہوں۔ یہ ہو نہیں سکتا کہ خائن خیانت کرے اور بعد میں لاعلمی کا اظہار کرے۔

روزنامہ الفضل ربوہ- پبلشر آغا سیف اللہ- پرنٹر قاضی منیر احمد- مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ- مقام اشاعت دارالنصر غربی ربوہ- قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خیانت ایک ایسی چیز ہے جو انسانی فطرت میں ودیعت ہی نہیں کی گئی اور یہی بات ہے جو حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ نے ہم پر خوب کھولی ہے کہ خیانت انسانی فطرت میں ودیعت نہیں کی گئی اور ہر چیز ودیعت کردی گئی ہے۔ تو اس پہلو سے وانتم تعلمون کا مطلب ہے کہ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ کوئی خائن ہو اور اسے علم نہ ہو کہ میں خائن ہوں۔ بعد میں اللہ کی جتنی قسمیں چاہے کھائے جب آپ اس کے سودوں پر غور کریں گے تو صاف دکھائی دے دے گا کہ بغیر علم کے اس نے سودا کیا ہی نہیں تھا، اچھا بھلا جانتا تھا کہ میں بھی خائن ہوں اور جس سے سودا کر رہا ہوں وہ بھی خائن ہے۔

(فرمایا) اب خیانت کی وجہیں دو ہو سکتی ہیں، دونوں بیان فرما دی گئیں۔ اول یہ کہ تمہارے اموال فتنہ ہیں۔ تم جب اموال کو بڑھانے کی کوشش کرو گے اور ناجائز طریق پر بڑھانے کی کوشش کرو گے تو یہ فتنہ ہے (۔) اور بعض دفعہ اولاد کی خاطر، محض اپنی ذات کی خاطر نہیں بلکہ اولاد کی خاطر بددیانتیاں کی جاتی ہیں، عہد توڑے جاتے ہیں۔ تو دونوں کا ذکر فرما دیا۔ (۔) اور اگر تم اجر چاہتے ہو جو تمہیں بھی ملے اور تمہاری اولاد کو بھی ملے اور اس عارضی فائدے سے بہت زیادہ ہو جو تم دھوکہ بازی سے حاصل کرتے ہو تو اللہ کے پاس بہت بڑا اجر ہے۔ اس دنیا میں بھی ہے اور آخرت میں بھی ہے۔

تعجب ہے کہ ان واضح کلمات کے باوجود پھر لوگ اللہ پہ توکل کیوں نہیں کرتے۔ جب اللہ خیانت کے خلاف تعلیم دے رہا ہے تو خود کیسے خائن ہو سکتا ہے۔ وہ عہد شکنی کے خلاف تعلیم دے رہا ہے تو خود عہد شکن کیسے ہو سکتا ہے۔ اس میں تو اللہ نے عہد کر لیا ہے کہ تم میری خاطر خیانت چھوڑ دو، میری خاطر دھوکہ بازی سے پرہیز کرو۔ اگر واقعۃً تم نے میری خاطر ایسا کیا ہو گا تو جو تم اجر چاہتے ہو ان کی تو کوئی حیثیت ہی نہیں۔ اللہ کا وعدہ ہے کہ وہ تمہیں بہت وسیع اجر دے گا۔ اور یہ امر واقعہ ہے کہ دیانتدار لوگوں کو اللہ تعالیٰ ہی اجر عطا فرماتا ہے۔ اور اتنا عطا کرتا ہے کہ محاورے میں کہتے ہیں چھپر پھاڑ کے عطا کرتا ہے۔ اس کی کثرت سے مثالیں پرانے زمانے میں بھی ہیں اس نئے زمانے میں بھی ہیں یعنی حضرت مسیح موعود (-) کے دور کی بھی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول (۔) جب راجہ کشمیر کے دربار میں طبابت کرتے تھے اور ملازمت کر رہے تھے اس زمانے میں آپ نے وقتی ضروریات کے لئے، وہ ضروریات کیا تھیں لوگوں کی ضروریات پوری کرنے کے لئے، بہت قرض اٹھائے اور نیت یہ تھی کہ میں لازماً قرض ادا کروں گا۔ اب اس زمانے کے لحاظ سے اندازہ کریں کہ ایک لاکھ پچانوے ہزار قرض ہو گیا اور اس زمانے میں یہ رقم تو آج کل کے کروڑوں ہو گی۔ اور آپ کی سادہ زندگی، اپنی ذات پہ بالکل معمولی خرچ۔ تو یہ بات اس سے قطعی طور پر ظاہر ہوتی ہے کہ آپ نے لوگوں کی ضرورتیں پوری کرنے کی خاطر محض اللہ کی رضا کے لئے قرض اٹھائے اور چونکہ نیت تھی کہ میں نے لازماً قرض ادا کرنا ہے اس لئے توکل بھی ساتھ تھا۔

اب یہ اجر عظیم کا قصہ سنئے۔ جب راجہ نے آپ کو فارغ کر دیا اور آپ ریاست سے روانہ ہونے لگے تو آپ کے پاس اس وقت پانچ روپے تھے یا کتنے تھے، بہت معمولی رقم تھی۔ وہ آپ نے جو ایک لاکھ پچانوے ہزار کا قرض خواہ تھا اس کو ادا کر دیئے۔ مجھے یاد نہیں بعینہٖ پانچ سو رقم تھی یا جتنی بھی تھی یا پانچ ہزار تھی وہ اس کو بھیجی تو اس نے کہلا کے بھیجا کہ تم یہ کیا کر رہے ہو اس طرح قرض ادا ہو گا ایک لاکھ پچانوے ہزار!؟ آپ نے فرمایا اس وقت میرے پاس یہ تھا اور دیانت داری کا تقاضا تھا کہ جو ہے میں تمہیں دے دوں باقی تمہارا قرض ضرور ادا ہو گا یہ میرا وعدہ ہے۔ چنانچہ جب آپ روانہ ہوئے تو اس وقت جو پاس تھا وہ اس کو دے دیا لیکن روانگی سے پہلے ایک ہندو بنیا آپ کو سمجھا رہا تھا کہ آپ کیا خدا والی باتیں کر رہے ہیں دنیا میں خدا والوں کا گزارا نہیں ہوا کرتا، یہ محض وہم ہے آپ کا، کس مصیبت میں مبتلا ہو گئے ہیں لوگوں کو دے دے کر قرضے چڑھا لئے، برے حال اور اب حال یہ ہے کہ وہ جو بنیا اس وقت تھا جس نے بغیر سود کے پیسہ دیا مگر ویسے وہ سود خور بنیا تھا مگر حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے احترام میں اس نے یہ رقم بغیر سود کے دی تھی وہ تو اب مطالبے میں سختی کرے گا۔ اس کے بیٹھے بیٹھے اس بنئے کا پیغام آیا جس نے اعتراض کیا تھا کہ آپ یہ کیا رقم بھیج رہے ہیں کہ آپ جا رہے ہیں اگر کچھ اور ضرورت ہو تو میں حاضر ہوں۔ امین کی نیکی کا اتنا گہرا اثر ہوتا ہے کہ جس نے قرضہ لینا ہے وہ بھی احترام کرتا ہے۔ اس پر وہ بنیا بولنے لگا دیکھو پاگل ہو گیا ہے۔ میرا خیال تھا کہ یہ پکڑائے گا، جیل بھیجے گا وہ الٹا جانے سے پہلے کہہ رہا ہے کہ کچھ اور بھی لے لو مجھ سے اور بیٹھے بیٹھے ایک اور آدمی آگیا اس نے اپنی خدمات آپ کے سامنے پیش کردیں لیکن حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے کسی سے استفادہ نہیں کیا۔ مگر دیکھیں اللہ نے کیا انتظام کیا۔ جب آپ چلے گئے تو ایک بہت بڑے لکڑی کے کاروبار کا جنگل کا ٹھیکہ تھا اس ٹھیکے میں بہت بڑھ بڑھ کر بولیاں دینے والے موجود تھے۔ راجہ نے یہ فیصلہ کیا کہ میں اس شخص کو یہ ٹھیکہ دوں گا جو نصف حصہ حکیم نورالدین کو دے گا۔ وہ جانتا تھا کہ جتنی دیر رہے ہیں نہایت امانت اور دیانتداری سے رہے ہیں اس لئے اس غریب کے پاس کچھ بھی نہیں ہو گا۔ یہ اس نے ٹھیکے کی شرط کرلی۔ اب یہ اللہ کے سوا کون اس کے دل میں ڈال سکتا تھا اور ٹھیکے کی جو نصف رقم حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے ہاتھ آئی ایک لاکھ پچانوے ہزار تھی، کم نہ زیادہ یہ اللہ تعالیٰ کے بتانے کے طریقے ہیں اے میرے بندے تو نے مجھ پر توکل کیا تھا میں تمہیں دکھا رہا ہوں کہ اس طرح توکل کرنے والوں کو میں جزاء دیا کرتا ہوں اور اس کو کہتے ہیں اجر عظیم۔

اب دیکھیں دوبارہ پھر اگلے سال اس کو ہی ٹھیکہ ملا اور اسی شرط کے ساتھ۔ جب اس نے وہ رقم جو تقریباً اتنی ہی یا اس سے زیادہ تھی حضرت خلیفۃ المسیح الاول کو بھجوانے کے لئے ان کو لکھا تو آپ نے کہا یہ تو میری نہیں ہے۔ میری جتنی تھی وہ مجھے مل گئی اور مجھے کوئی غرض نہیں یہ بقیہ منافع اپنے پاس ہی رکھیں۔ یہ سودے ہیں جو امانت کے سودے ہیں، دیانت کے سودے ہیں، اللہ کے عہدوں کے پاس رکھنے والوں کے سودے ہیں۔ اس پر اللہ کیسے اپنے وعدوں میں خیانت کر سکتا ہے، اپنے وعدوں سے پھر سکتا ہے۔ فرمایا (۔) تو یہ لوگ سن لیں اور یاد رکھیں کہ اگر اولاد اور اموال کی پرواہ نہیں کریں گے اور خالصۃً اللہ کے لئے دیانت اور امانت پر قائم رہیں گے تو اللہ بہت بڑے اجر والا ہے اور وہ اجر جو آخرت میں ملنا ہے وہ اس کے علاوہ ہے، اس کا حساب کتاب ہی کوئی نہیں۔

یہ دنیا کے اجر کی باتیں کر رہا ہوں لیکن بہت سے لوگوں سے یہ سلوک دکھائی نہیں دیتا۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ غلط بات ہے۔ جن لوگوں کے ساتھ یہ سلوک نہ ہو رہا ہو وہ اپنے دل کی چھان بین کریں، اپنی نیتوں کو کھنگالیں کیونکہ لازماً اللہ کی بات درست ہے اور ان کا جائزہ غلط ہے۔ میرے علم میں ایسے احمدی دوست ہیں جو بعینہٖ اس نصیحت پر عمل کرتے ہیں اور ان کے ساتھ اللہ کا بالکل یہی معاملہ ہے۔ کبھی بھی ضرورت کے وقت اللہ تعالیٰ نے ان سے بے اعتنائی نہیں کی، ہمیشہ ان کی ضرورتیں پوری ہوئی ہیں اور ہمیشہ غیب سے پوری ہوئی ہیں اور اسی رنگ میں پوری ہوئی ہیں کہ بعینہٖ جتنی ضرورت تھی اتنی عطا کی گئی تاکہ ان کو معلوم ہو جائے کہ اللہ کی طرف سے عطا ہے۔ تو یہی امانت کا مضمون ہے جس کو میں حضرت حذیفہؓ کی ایک روایت کے حوالے سے بیان کر رہا تھا اور اس کا آخری حصہ رہ گیا تھا یعنی اس پر تبصرہ، اب میں وہیں سے اس مضمون کو اٹھاتا ہوں۔

حضرت حذیفہؓ یہ بیان کرتے ہیں، یہ صحیح بخاری کتاب الرقاق سے روایت لی گئی ہے، آخر پر کہتے ہیں کہ مجھ پر ایک زمانہ ایسا آیا کہ میں تم میں سے کسی کے ساتھ بھی لین دین کے معاملہ میں پروا نہیں کرتا تھا۔ یعنی رسول اللہ ﷺ کا زمانہ خلفائے راشدین کا وہ زمانہ جس میں اسلامی نظام فی الحقیقت جاری تھا۔ فرماتے ہیں مجھ پر ایک ایسا زمانہ آیا کہ میں تم میں سے کسی کے ساتھ بھی لین دین کے معاملہ میں پروا نہیں کیا کرتا تھا، مجھے چھان بین کی ضرورت ہی کوئی نہیں تھی۔ اگر وہ مسلمان ہوتا تو اسلام اس سے میرا حق دلوا دیتا یعنی جو اسلام نافذ تھا اس وقت وہ حقیقی اسلام تھا، رسول اللہ ﷺ کا اسلام تھا جس میں خائن کے لئے کوئی جگہ نہیں ہے تو اگر وہ مسلمان ہوتا تو میرا حق دلوا دیتا۔ اگر وہ عیسائی ہوتا یا کوئی اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تو حکمران اس سے میرا حق دلوا دیتے کیونکہ حکمران مسلمان تھے۔ کہتے ہیں پرواہی نہیں ہوئی، کبھی کوئی پیسہ ضائع نہیں گیا۔ جب بھی سودا کیا کامل یقین کے ساتھ کہ ایک ایسے معاشرے میں سودے کر رہا ہوں جہاں حاکم مسلمان ہیں اور اسلام کی رو سے فیصلے کرتے ہیں مگر آج تو میں صرف فلاں شخص سے لین دین کر سکتا ہوں اور فلاں شخص سے' اشارے کر کے بتایا کہ بہت دور دور پھیلے پڑے ہیں یہ لوگ کیونکہ اب حکومت بھی وہ نہیں رہی جو اسلام کے تقاضے پورے کرنے والی ہو اور مجھے بہت احتیاط کرنی پڑتی ہے' سودے کے لئے ڈھونڈنا پڑتا ہے' شاذ شاذ کے طور پر ایسے آدمی ملتے ہیں۔

تو جماعت احمدیہ میں تو یہ نہیں ہونا چاہئے۔ ہم تو دعویٰ کرتے ہیں (۔) کہ ہم وہ لوگ ہیں جو آخرین میں سے ہیں (۔) تو حذیفہ رضی اللہ عنہ کا بیان تو یہ ہے کہ اس وقت کہیں شاذ شاذ آدمی کی تلاش نہیں رہا کرتی تھی' جس سے سودا کرو ٹھیک ہوتا تھا۔ تو حقیقی احمدی معاشرہ تو وہ ہے اس کے بننے میں دیر لگے یا بنانے میں دیر لگے جہاں تک نظام جماعت کا تعلق ہے وہ جو اس کو چلانے کے ذمہ دار ہیں ان کا فرض ہے کہ مسلسل کوشش کرتے رہیں۔ یہ آخری نقطہ ہے جس تک ہم نے لازماً پہنچنا ہے کیونکہ اگر "(۔) سے ملا جب مجھ کو پایا" پر عمل کرنا ہے' حضرت مسیح موعود (۔) کے اس اعتماد کو اپنی ذات میں پورا کرنا ہے (۔) تو پھر اس معاشرے کی تخلیق کرنی ہے اس معاشرے کی تعمیر کرنی ہے اور میں امید رکھتا ہوں کہ محنت تو بہت کرنی پڑے گی مگر ہو جائے گا انشاء اللہ۔ اگر ہم یہ کر سکیں تو ساری دنیا کے لئے نمونہ بن جائیں گے۔ آج یہ نمونہ کہیں ہے ہی نہیں۔ تلاش کر کے دیکھ لیں سب دھوکے' سب جھوٹ ہیں۔

میں نے ایک مثال شاید پاکستان کی پہلے بھی بیان کی تھی جب یہ ایٹم بم کا دھماکہ ہوا تو اتنا جوش تھا پاکستانیوں کے دل میں اپنے وطن کی محبت کا کہ جب یہ آواز دی وطن نے کسی نے یعنی وزیر مال نے یا خود وزیر اعظم نے کہ اپنا روپیہ یہاں بھجواؤ ہمیں ڈالرز کی ضرورت ہے' ہمیں پونڈوں کی ضرورت ہے اور ہم وعدہ کرتے ہیں کہ جو روپیہ تم پونڈوں میں یا ڈالرز میں بھجواؤ گے تم جب چاہو تمہیں پونڈوں اور ڈالرز میں مل جائے گا اور جب وعدہ کیا تو خلاف ورزی کی اور اب کل ایک بینک والے مجھے ملنے آئے تھے وہ کہہ رہے تھے بینک خالی پڑے ہیں' کچھ بھی نہیں رہا۔ میں افسر ہوں۔ ایک زمانے میں جب ریل پیل تھی بیرونی روپے کی تو اتنا کاروبار تھا کہ رات کو بھی ختم نہیں ہوتا تھا اور مجھے مجبوراً المباوقت بینک میں لگانا پڑتا تھا۔ کہتے ہیں اب خالی کرسیاں ہیں کوئی آنے والا نہیں' اکیلے بیٹھ کے بمشکل بینک کا وقت گزارتا ہوں کیونکہ اس وقت میں حاضر دینی ضروری ہے مگر خالی خولی' خالی لفافہ کچھ بھی باقی نہیں رہا۔ یہ جزا ہے خائن کی اور یہ لوگ سمجھتے نہیں۔

اگر یہ امانت کا حق ادا کرتے تو اتنی کثرت سے پاکستانی قوم نے جو باہر پھیلی پڑی ہے اتنا روپیہ بھیجنا تھا کہ کسی قسم کی کوئی کمی آ ہی نہیں سکتی تھی' ناممکن تھا۔ اب اس کا بد اثر یہ ہے کہ اندرونی تجارتیں تباہ ہو گئی ہیں ساری' مہنگائی کا دور شروع ہوا ہے' روپے کی قیمت گرتی چلی جا رہی ہے' بیرونی کرنسی کی بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ یہ سارے آپس میں متعلق امور ہیں اور یہ پھل ہے بد دیانتی کا اور عہد شکنی کا۔ تو عہد شکنی بہت خطرناک چیز ہے۔ ایک آدمی سمجھتا ہے کہ میں نے تھوڑا سا فائدہ اٹھا لیا ہے عہد شکنی کر کے لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس کی ساری برکتیں اٹھ جاتی ہیں اور اس کی اولاد سے بھی برکت اٹھ جاتی ہے۔ **خائن لوگوں کی اولادیں دین سے سرکنے لگتی ہیں اور رفتہ رفتہ ایسے بد انجام کو پہنچتی ہیں کہ پھر وہ روتے پھرتے ہیں کہ ہماری اولاد تباہ ہو گئی حالانکہ یہ سارے خیانت کے اثرات ہیں۔**

پس اس مضمون کو معمولی نہ سمجھیں۔ میں جتنا اس پر زور دے رہا ہوں وہ زیادہ نہیں بلکہ کم ہے۔ یہ تو ایسا سلسلہ ہے جس پر کئی سال لگ سکتے ہیں اسی مضمون پر' مگر میں نے سوچا ہے کہ وقتاً فوقتاً کچھ وقفہ دے دے کر پھر دوبارہ اسی مضمون کی طرف لوٹوں گا۔

مسند احمد بن حنبل سے ایک روایت لی گئی ہے۔ حضرت سفیانؓ بن اُسید حضرمی سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ یہ **بہت بڑی خیانت ہے کہ تو اپنے بھائی کو ایک بات سنائے جس میں وہ تجھے سچا سمجھے مگر تو اس میں جھوٹا ہو۔** یہ بہت احتیاط کی ضرورت ہے' غالباً میں پہلے بھی اس مضمون کو بیان کر چکا ہوں ایک دوسری حدیث کے حوالے سے کہ بات کریں تو دیکھیں کہ آپ کو وہ سچا سمجھ رہا ہے کہ نہیں۔ اگر سچا سمجھ رہا ہے اور آپ سچے نہ ہوں تو اس جھوٹ کا سارا وبال آپ کی جان پہ آ جائے گا۔ بعض لوگ غلطی سے یا عادتاً مبالغہ آمیزی کرتے ہیں اور اپنی طرف سے زیب داستاں کے لئے بڑھا بھی دیتے ہیں لیکن جو ان میں سے تقویٰ شعار ہیں ان کے منہ سے ایسی باتیں نکل تو جاتی ہیں مگر وہ مجلس برخواست کرنے سے پہلے بتا دیا کرتے ہیں کہ مجھے لگتا ہے تم اس کے ظاہر پر ایمان لے آئے ہو میں تو لطیفے کے رنگ میں یہ بات کر رہا تھا مگر اگر تم مان گئے ہو تو یہ غلط ہے۔ یہ ایک کہانی سی ہے اس سے زیادہ اس کی کوئی حیثیت نہیں۔ اگر اس طرح وضاحت کر دیں تو پھر جھوٹ نہیں ہو گا کیونکہ اس حدیث میں یہ ہے "جس میں وہ تجھے سچا سمجھے" اگر بھائی سچا سمجھ رہا ہے اور وہ بات نہ ہو تب یہ جھوٹا بنتا ہے اور اگر بھائی جھوٹا ہی سمجھ رہا ہے تو یہ مسئلہ ہی اور ہے۔ دنیا میں اکثر سچوں کو جھوٹا ہی کہا گیا ہے اور ان کو جھوٹا ہی سمجھا جاتا ہے اس لئے یہ مسئلہ بالکل اور ہے اس لئے سچا سمجھنے والی بحث ہے صرف۔

مسند احمد بن حنبل جلد نمبر 7 صفحہ 252 مطبوعہ بیروت میں یہ روایت درج ہے۔ عن ابی امامۃ قال قال رسول اللہ ﷺ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مومن ہر قسم کی عادتوں اور خصلتوں پر پیدا کیا جاتا ہے سوائے خیانت اور کذب کے۔ اب یہ بات بالکل واضح ہے کہ جو بچہ فطرت پر پیدا کیا جاتا ہے تو اس کی فطرت میں کذب اور خیانت ہو ہی نہیں سکتے۔ حضرت مسیح موعود (۔) نے اس مضمون پر بہت ہی گہرائی سے اور لطیف روشنی ڈالی ہے۔ بچوں کے اپنی ماؤں کے دودھ سے وابستہ ہونے اور غیر ماؤں کو قبول نہ کرنے کا مسئلہ آپ نے اسی حوالے سے چھیڑا ہے۔ جب ایک ماں اپنا دودھ چھڑا کر جو صحت والا دودھ ہو دوسری دائی کو دینے کی کوشش کرتی ہے تو بچہ اکثر اس سے منہ پھیر لیتا ہے' طرح طرح کے اس کو حیلے کرنے پڑتے ہیں تاکہ بچہ وہ دوسرا دودھ پی لے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود (۔) نے اسی امر کو حضرت موسیٰؑ سے بھی وابستہ کر دیا حالانکہ عام طور پر جب بچوں کو ضرورت پڑتی ہے بھوک سے بلبلائیں تو آخر مجبور ہو کر کچھ نہ کچھ دوسری دائیوں کے دودھ پر بھی منہ مارنا پڑتا ہے۔ مگر حضرت موسیٰؑ کے متعلق حضرت مسیح موعود (۔) نے اسی مضمون کے حوالے سے بیان کیا امانت کے مضمون کے لحاظ سے' یعنی روایت تو بیان نہیں کی جو میں پڑھ رہا ہوں لیکن اسی مضمون کو قرآنی آیات کے حوالے سے بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ **امانت فطرت میں ہے اور اس کو بچوں سے بھی سیکھو اور خصوصاً موسیٰؑ سے سیکھو' بچپن سے وہ امین تھا تو خدا نے اس پر امانت کا بوجھ ڈالا۔**

پس یہ دیکھیں کتنی لطیف بات ہے کسی عام انسان کے ذہن میں آ ہی نہیں سکتی۔ ایک عارف باللہ ہے جو اس گہرائی تک اترتا ہے اور پہنچتا ہے اور پھر لوگوں کو دکھاتا ہے۔ اس سے پہلے کسی تفسیر کی کتاب میں یہ حوالہ آپ کو نہیں ملے گا کہ بچے جو ماں کا دودھ پیتے ہیں ان سے امانت سیکھو۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مومن ہر قسم کی عادتوں اور خصلتوں پر پیدا کیا جاتا ہے سوائے خیانت اور کذب کے لیکن اس روایت میں ایک اور چیز بھی غور طلب ہے۔ اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ بچہ خدا کی صفات پر پیدا کیا جاتا ہے تو ہر قسم کی صفات سے کیا مراد ہوئی پھر۔ دراصل خدا کی صفات میں بھی مختلف اقسام داخل ہیں کل یوم ھو فی شان ہر دن اس کی ایک الگ شان ظاہر ہوتی ہے۔ اب بنیادی صفات تو نہیں بدلتیں لیکن ان کے تابع نئی نئی شانیں انہیں صفات کی ظاہر ہوتی رہتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ انسان کو بھی جو صحیح فطرت پر پیدا کیا گیا ہے خدا تعالیٰ یہی کچھ ودیعت فرماتا ہے۔ پس یہ جو فرمایا گیا کہ ہر قسم کی عادتوں پر پیدا کیا گیا ہے اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ حدیث غلط ہے یا قرآن کریم کی وہ آیت غلط ہے جس میں بچے کے مولود علیٰ فطرت کا ذکر ہے۔ ہر قسم کی عادتوں میں یہ بھی مضمون داخل ہے کہ اگر سب فطرت پر ہوتے اور ایک جیسی عادتیں ہوتیں تو ساری انسانی سوسائٹی Monotonous ہو جاتی اس میں ایک ایسی یکسانیت پیدا ہوتی کہ اس سے طبیعتیں اکتا جاتیں۔ لیکن میں بگڑے ہوؤں کی بات نہیں کر رہا وہ تو بگڑ ہی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جاتے ہیں وہ فطرت کو چھوڑ کر ان کے ماں باپ ان کو غلط بناتے ہیں میں ان کی بات نہیں کر رہا' ان کی کر رہا ہوں جو فطرت پر قائم رہتے ہیں اس کے باوجود ان کے الگ الگ مزاج ہیں۔ پس یہ مراد ہے کہ الگ الگ عادتوں پر پیدا کیا گیا ہے۔

ہم نے بچپن میں وہ دور دیکھا جب قادیان (رفقاء) سے بھرا پڑا تھا اور ہر (رفیق) کا الگ مزاج تھا' اس کی الگ الگ عادتیں تھیں اور تھے سارے فطرت پر۔ تو یہ بات بھی اچھی طرح ذہن نشین کر لیں کہ فطرت پر ہونے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ سوسائٹی بعینہٖ ایک دوسرے سے مشابہ ہو جائے' ایک دوسرے سے مشابہ تو ہوتی ہے بنیادوں میں لیکن بعینہٖ نہیں ہوتی ان کے اندر مزاج مزاج کا فرق ہے۔ چنانچہ اب میں غور کرتا ہوں اور پرانے زمانے کی باتیں یاد کرتا ہوں تو مجھے ایک مثال بھی نظر نہیں آتی کہ دو (رفقاء) بعینہٖ ایک جیسے تھے اور لطف کی بات یہ ہے کہ ان کے الگ الگ ہونے میں بھی خدا ہی جھلکتا تھا اور خدا کی مختلف شانیں ان سے عیاں ہوتی تھیں اور عجیب دل کشی تھی سوسائٹی میں کہ اللہ تعالیٰ کی بے انتہا مختلف شانیں آپ کے طفیل حضرت مسیح موعود (-) میں بھی یکجا ہو گئی تھیں۔ تو اس شمع سے ہم نے نور حاصل کرنا ہے جس میں خدا کے یہ سارے رنگ پائے جاتے ہیں اور رنگ جدا جدا ہونے کی بجائے شمع ایک ہی رہتی ہے۔ پس اس چھوٹی سی حدیث میں حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ نے بہت گہرے مضمون بیان فرما دیئے ہیں۔ کہ مومن ہر قسم کی عادتوں اور خصلتوں پر پیدا کیا جاتا ہے۔ یہ نہ سمجھنا کہ مومن بعینہٖ ایک دوسرے جیسے ہوتے ہیں۔ اور (حضرت نبی کریم ﷺ کے) صحابہ پر بھی غور کر کے دیکھیں کوئی صحابی دوسرے سے نہیں ملتا۔ ہر ایک الگ الگ ہے' ہر ایک کا الگ الگ مزاج اور الگ الگ شان ہے مگر وہ ساری شانیں آنحضرت ﷺ سے اخذ کر کے پھر انہوں نے اپنے برتنوں میں سجا لیں۔

ایک حدیث سنن الترمذی کتاب البرّ سے لی گئی ہے۔ اس میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے' وہ نہ اس کی خیانت کرے' نہ اسے جھٹلائے اور نہ اس کو رسوا کرے۔ اب یہ بات بہت عجیب ہے کہ اسے جھٹلائے نہیں اگر کوئی جھوٹ بولے گا تو اسے جھٹلانا بھی پڑے گا۔ لیکن اس میں صحابہ کی شان بیان فرمائی گئی ہے۔ فرمایا **سچے مومن جو میرے خلق پر مجھ سے خلق سیکھ کر مختلف رنگ اختیار کر گئے ہیں ان میں جھوٹ تم نہیں دیکھو گے۔** پس ایک نیک انسان دوسرے نیک انسان کو اس لئے جھٹلا دے کہ اس کو تعجب ہو اس بات پر یہ درست نہیں ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے یہ فرمایا نہ اس کی خیانت کرے' نہ اسے جھٹلائے۔ یہ بہت گہری اور عظیم تعلیم ہے یعنی جھٹلانے کا کوئی سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ ہو نہیں سکتا کہ کوئی صحابی جو سچا مومن ہو اور یہاں تو چونکہ عمومی بات ہے ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے یہ آج بھی اطلاق پا رہی ہے مگر میں صحابہ کی بات اس لئے کہہ رہا ہوں کہ حضرت محمدؐ رسول اللہ نے صحابہ کو دیکھ کر ان سے یہ نتیجہ اخذ فرمایا ہے اور تمام وقتوں سے' تمام دنیا کے مسلمانوں سے وہی توقع رکھی ہے جو سچی مسلمانی کی نشانیاں تھیں کہ خیانت نہ کرے اور اسے جھٹلائے نہیں اور نہ اسے رسوا کرے۔

اب یہ بات میرے تجربے میں ہے کہ بعض دفعہ ایک شخص بات بیان کر رہا ہوتا ہے وہ ویسے سچا ہوتا ہے لیکن بات غلط بیان کر رہا ہوتا ہے کیونکہ وہ بات کو بعض دفعہ سمجھ نہیں سکتا۔ اب وہ لاعلمی میں کم فہمی کے نتیجے میں اگر بات نہ سمجھ سکے تو اس کو آپ جھٹلا نہیں سکتے۔ آپ یہ کہہ سکتے ہیں کہ میں تمہاری بات کو مانتا ہوں مگر تم بات سمجھے نہیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی کے متعلق یہ روایت ہے کہ مدینے کی گلیوں میں آواز دینے لگ گئے کہ من قال لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ" جس نے بھی کہا لا الہ الا اللہ وہ جنت میں داخل ہو گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو گریبان سے پکڑ لیا کہ یہ تم کیا کہتے پھر رہے ہو۔ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے اسی طرح فرمایا ہے۔ اب اس کو وہاں جھٹلایا نہیں مگر سمجھ گئے کہ یہ بات سمجھا نہیں۔ اسی طرح گریبان سے پکڑے گھسیٹتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کے پاس لے گئے۔ آپؐ سے پوچھا یا رسول اللہ آپؐ نے فرمایا تھا۔ آپؐ نے فرمایا ہاں میں نے کہا تھا۔ نہ یہ سمجھا ہے نہ اس سے لوگ ٹھیک سمجھیں گے کچھ کا کچھ مضمون بنا لیں گے ہر ایک یہ کہے گا لا الہ الا اللہ اور اس کے بعد وہ سمجھے گا کہ جنت میں داخل ہو گیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کی بات قبول فرمائی۔ ٹھیک کہتے ہو۔ اگر محض یہی آواز دی جائے تو جس طرح ابو ہریرہؓ کو بات کی سمجھ نہیں آئی کثرت سے لوگ اس مضمون کی حقیقت کو نہ سمجھ سکتے۔

(-) پس دیکھیں حضور اکرم ﷺ کی چھوٹی چھوٹی نصیحتوں میں کتنے گہرے اسرار ہیں۔ "اسے جھٹلائے نہیں اور نہ اس کو رسوا کرے" کیونکہ جب اسے جھٹلاؤ گے تو لوگوں کے سامنے لازم ہے کہ وہ رسوا ہو گا۔ اور رسوا نہ کرنے کا مضمون ویسے بھی ہے۔ کوئی سچا مومن اپنے بھائی کو رسوا نہیں کیا کرتا۔ ایسی باتیں اس کے متعلق نہیں کہتا جس کی وجہ سے سوسائٹی میں اس کی عزت اور وقار کم ہو جائیں۔ اگر اس کی سادگی کی بات کرتا ہے تو پیار اور محبت سے اس رنگ میں کرتا ہے کہ اس شخص پر اس کی سادگی پر بھی پیار آتا ہے مگر رسوائی نہیں ہوتی اس میں۔ تو رسوا نہ کرنے سے اس مضمون کو پوری طرح کھول دیا گیا۔ چنانچہ اس کے برعکس یہ بھی فرمایا ہر ایک پر دوسرے کی عزت فرض ہے' مال اور خون حرام ہے' تقویٰ یہاں پر ہے۔ **جب حضور اکرم ﷺ نے فرمایا تقویٰ یہاں پر ہے تو اپنے دل پر ہاتھ لگایا یعنی دل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے انگلی چھاتی پہ لگائی تقویٰ یہاں پر ہے اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ تین دفعہ آپ نے بار بار دہرایا کہ تقویٰ یہاں پر ہے' تقویٰ یہاں پر ہے۔ مطلب ہے کہ تقویٰ کے گر سیکھنے ہیں تو مجھ سے سیکھو۔**

کسی انسان کے لئے اتنا شر ہی کافی ہے کہ وہ اپنے بھائی کو حقیر سمجھے' اب اس کو بھی امانت کے تعلق میں بیان فرمایا گیا ہے۔ یہ ساری امانتیں ہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے مومن بندوں پر اور ان کا فرض ہے کہ ان تمام امانتوں کے حق ادا کریں۔ اپنے (-) بھائی کو حقیر نہ سمجھے۔ اب اس میں (-) بھائی ہونا بھی تو لازم ہے۔ بعض لوگ حرکتیں ایسی کرتے ہیں جو ذلیل اور کمینی حرکتیں ہیں اگر انہیں کہا جائے یہ تو کمینی بات ہے' تم ذلیل حرکت کر رہے ہو تو یہ اعتراض نہیں کیا جا سکتا کہ تم اپنے بھائی کو حقیر سمجھ رہے ہو کیونکہ جو (-) بھائی ہو وہ ایسی بات کر سکتا ہی نہیں۔ یہ پہلو بھی تو ہے جس پر غور کی ضرورت ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ کسی کو حقیر نہ سمجھے۔ حقیر کو تو حقیر ہی سمجھنا پڑے گا۔ گندی فطرت والا انسان ہے کیسے آپ کہہ سکتے ہیں کہ وہ گندی فطرت کا نہیں ہے مگر (-) بھائی' اس سے رسول اللہ ﷺ ہرگز یہ توقع نہیں رکھتے کہ وہ کسی قسم کی کوئی گھٹیا بات کرے۔ پس (-) بھائی کو حقیر نہ سمجھو' جو (-) بھائی کی تعریف ہی میں نہیں آتا اس کا مضمون الگ ہے۔ لیکن اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اس کے نتیجے میں تو معاشرے میں بہت سا فساد پھیل سکتا ہے۔ یعنی آپ کسی کے متعلق کہیں کہ وہ گھٹیا نظر آتا ہے اور دوسرا کہے کہ تم نے اپنے بھائی کو حقیر سمجھا ہے۔ اب وہ یہ تو نہیں کہہ سکتا کہ میرا فتویٰ درست ہے اور وہ واقعۃً گھٹیا ہے۔ ان امور کا فیصلہ کرنا ان لوگوں کا کام ہے جن تک کسی معاملے کی تفصیل پہنچی ہو۔ جہاں تک سوسائٹی کا تعلق ہے اس میں احتیاط لازم ہے ورنہ ہر شخص یہ کہہ سکتا ہے کہ یہ (-) رہا ہی نہیں اس لئے میں اس کو حقیر سمجھتا ہوں تو ہر شخص کے (-) فتوے جاری ہو جائیں گے اور عملاً ساری سوسائٹی غیر (-) ہو جائے گی۔ **پس اس بات کو خاص طور پر ذہن نشین رکھ لیں کہ حقیر سمجھنا سوسائٹی میں عام عادت کے طور پر اپنانا ظلم ہے۔ اگر آپ اس کو عادت کے طور پر اپنائیں گے تو آپ کے اندر بھی تکبر پیدا ہو گا اور جس شخص کو آپ ذلیل سمجھ رہے ہیں ہو سکتا ہے وہ اللہ کی نظر میں ذلیل نہ ہو اور اس طرح آپ خود اللہ کی نظر میں ذلیل ہو جائیں گے۔**

تو یہ ساری باریک راہیں ہیں تقویٰ کی۔ جب رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں تقویٰ یہاں پر ہے تو واضح ہے کہ یہ ساری تقویٰ کی باریک راہیں ہیں جن کو ہم نے حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ سے سیکھنا ہے۔ اور ان کو باریکی سے نہیں سیکھیں گے تو تقویٰ یہاں پر ہے کے مضمون کا حق ادا ہی نہیں ہو سکتا کیونکہ آنحضرت ﷺ تقویٰ کی باریک ترین راہوں پر سے گزرے ہیں۔ جب آپؐ سے تقویٰ سیکھنا ہے تو تقویٰ کی لطافتیں سیکھنا لازم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے اس کے بغیر ہرگز یہ تقویٰ جو آپ سیکھ رہے ہیں وہ کاملۃً رسول ﷺ کی غلامی میں سیکھا ہوا تقویٰ نہیں ہوگا بلکہ باریک رستے ہیں جن پر چلنا پڑتا ہے اور میں تو یقین رکھتا ہوں کہ پل صراط دراصل اسی بات کا مظہر ہے ایک اتنا باریک تار کہ جس کے اوپر چلنا ناممکن دکھائی دیتا ہے ایک طرف جنت ہے ایک طرف جہنم کے شعلے ہیں۔

اور وہ لوگ جو خدا کے نزدیک تقویٰ کی باریک راہوں پر چلتے ہیں ان کو کوئی خوف نہیں تو باریک تار سے مراد یہ نہیں ہے کہ سچ مچ کا کوئی تار کھینچا جائے گا‘ اس پر چلنے کا حکم ہوگا۔ مراد یہ ہے کہ اس زندگی میں ہی آپ نے اپنا پل صراط بنانا ہے۔ اگر آپ تقویٰ کی باریک راہوں کو سیکھیں گے‘ غور کریں گے تو رفتہ رفتہ آپ کو احتیاط سے چلنے کی عادت پڑ جائے گی۔ جو قدم اٹھائیں گے پھونک کر اٹھائیں گے اور اس صورت میں اگر گرے بھی تو جنت کی طرف گریں گے‘ جہنم کی طرف نہیں گریں گے۔ **پس حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ نے جو تقویٰ کی باریک راہیں ہمیں سکھائی ہیں ان پر عمل کئے بغیر ہماری سوسائٹی سدھر سکتی ہی نہیں۔**

حضرت مسیح موعود (-) نے اس مضمون پر جو روشنی ڈالی ہے میں ایک دو اقتباس اس کے پڑھ کر سناتا ہوں باقی یہ مضمون ابھی ختم نہیں ہو سکا اس لئے وہ اگلی آیات کا مضمون شروع نہیں ہو سکتا۔ فرمایا "پھر چہارم درجہ کے بعد پانچواں درجہ وجود روحانی کا وہ ہے جس کو خدا تعالیٰ نے اس آیت کریمہ میں ذکر فرمایا (-) "وہ لوگ" یعنی ترجمہ اب حضرت مسیح موعود (-) کے الفاظ میں "یعنی پانچویں درجے کے مؤمن جو چوتھے درجے سے بڑھ گئے" یہ یعنی کے تابع ہیں تشریحی اور تفسیری ترجمہ ہے الفاظ نہیں ہیں ترجمے کے "یعنی پانچویں درجے کے مومن جو چوتھے درجے سے بڑھ گئے ہیں وہ ہیں جو صرف اپنے نفس میں یہی کمال نہیں رکھتے جو نفس امارہ کی شہوات پر غالب آگئے ہیں اور اس کے جذبات پر ان کو فتح عظیم حاصل ہو گئی ہے بلکہ وہ حتی الوسع خدا اور اس کی مخلوق کی تمام امانتوں اور تمام عہدوں کے ہر پہلو کا لحاظ رکھ کر تقویٰ کی باریک راہوں پر قدم مارنے کی کوشش کرتے ہیں۔"

اب یہ تقویٰ کی باریک راہوں پر قدم مارنے کا ایک نیا مضمون ہے جو مسیح موعود (-) بیان فرما رہے ہیں۔ عام طور پر لوگ یہی سمجھتے ہیں کہ شہوات نفسانی سے بچنے کا نام ہی تقویٰ ہے حالانکہ شہوات نفسانی سے بچنے کے بعد انسان اس قابل ہو جاتا ہے کہ تقویٰ کا مضمون سیکھے۔ یعنی اس کی باریک راہوں پر چلنا یہ شہوات سے بچنے کے بعد کی بات ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ لوگ جو اپنے غصوں‘ اپنی شہوات کے مغلوب رہتے ہیں وہ تقویٰ سیکھ ہی نہیں سکتے۔ سردست میں اسی بات پر اکتفا کرتا ہوں باقی مضمون کو انشاء اللہ بعد میں بیان کروں گا کہ **اپنے نفسانی جذبات پر غالب آنا یہ تقویٰ نہیں ہے‘ یہ تقویٰ کی تیاری ہے۔** کیونکہ وہ لوگ جو نفسانی جذبات پر غالب نہیں آسکتے مثلاً غصہ ان پر غلبہ پالیتا ہے‘ منہ سے بے ہودہ باتیں نکل پڑتی ہیں یا دوسروں کے ساتھ معاملے میں بھی جلد بازی سے کام لیتے ہیں ان چیزوں سے بچنے کا نام حضرت مسیح موعود (-) کے نزدیک تقویٰ نہیں ہے ان سے بچنے کے بعد تقویٰ کا سفر شروع ہوگا۔

پس میں امید رکھتا ہوں کہ جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ اپنے آپ کو تقویٰ کی باریک راہوں پر چلنے کے لئے اس حد تک تیار کرلے گی کہ ابتدائی شرط ضرور پوری ہو جائے۔ وہ ان جذبات اور کئی قسم کی باتیں ہیں جن کی تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں ہے مگر آئے دن انسان کا امتحان ہوتا رہتا ہے‘ آئے دن انسان کو یہ مراحل درپیش ہیں کہ وہ اپنے نفس کے غلبے کے تابع ہی زندگی بسر کر رہا ہوتا ہے۔ جب فیصلہ کرتا ہے نفس کے جوش کے نتیجے میں فیصلہ کرتا ہے تو اس جوش کو ٹھنڈا کرو‘ اس جوش کو جو ایک آگ ہے اس کو بجھاؤ۔ اس آگ کو بجھانے کا نام تقویٰ نہیں ہے۔ یہ آگ بجھے گی تو پھر آپ کو وہ جنت نصیب ہوگی جو حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نصیب ہوئی تھی یعنی آگ گلزار اس طرح بنائی جاتی ہے پہلے اس کے شعلوں کو ٹھنڈا کردو پھر ان میں سے اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ وہ گلزار پھوٹے گا جس کا نام تقویٰ ہے۔ وہ ایک باغ ہے جنت کا جو تقویٰ کے نتیجے میں نصیب ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

(پاکستانی وقت کے مطابق)

پیر 16- نومبر 1998ء

1-00 رات- چلڈرنز کارنر ورکشاپ نمبر 11-
2-00 رات- درس القرآن نمبر 14-
3-00 رات- احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی- تقریر-
4-00 رات- چینی زبان سیکھئے-
5-50 صبح- چلڈرنز کارنر- ورک شاپ نمبر 11-
6-25 صبح- لقاء مع العرب-
7-30 صبح- احمدیہ ٹیلی ویژن یو- ایس- اے مجلس سوال و جواب حصہ سوئم-
8-10 صبح- اردو کلاس-
9-15 صبح- چینی زبان سیکھئے-
9-45 صبح- حضرت صاحب کی ملاقات افریقین احباب کے ساتھ-
11-00 دوپہر- چلڈرنز کارنر-
12-20 دوپہر- درس القرآن نمبر 14-
1-50 دوپہر- لقاء مع العرب-
2-40 دوپہر- اردو کلاس-
3-45 سہ پہر- احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس- باڑی‘ فائنل-
4-20 شام- احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی-
5-40 رات- نارویجین زبان سیکھئے-
8-05 رات- ہومیو پیتھی کلاس-
9-15 رات- لقاء مع العرب-
11-00 رات- اردو کلاس-

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

منگل 17- نومبر 1998ء

1-35 رات- چلڈرنز کارنر- سبق نمبر 120-
2-05 رات- کوئز- روحانی خزائن- حصہ چہارم-
3-40 رات- نارویجین زبان سیکھئے-
4-05 رات- احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی- تقریر-
5-40 صبح- چلڈرنز کلاس نمبر 120-
7-05 صبح- احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس‘ باڑی‘ فائنل-
7-35 صبح- احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی- تقریر-
8-35 صبح- اردو کلاس-
9-20 صبح- نارویجین زبان سیکھئے-
9-50 صبح- ہومیو پیتھی کلاس-
11-00 دوپہر- چلڈرنز کلاس نمبر 120-
12-20 دوپہر- پشتو آئٹم- خطبہ جمعہ- 6-5-97
1-25 دوپہر- کوئز- روحانی خزائن- حصہ چہارم-
1-55 دوپہر- لقاء مع العرب-
2-55 دوپہر- اردو کلاس-
4-00 شام- طبی پروگرام- ہماری خوراک-
4-30 شام- احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی-
5-30 شام- فرنچ زبان سیکھئے-
8-10 رات- ترجمۃ القرآن کلاس-
9-15 رات- لقاء مع العرب-
11-30 رات- اردو کلاس-

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بدھ 18- نومبر 1998ء

1-40 رات- چلڈرنز کارنر- قرآن کلاس-
2-05 رات- چلڈرنز کارنر- واقفین نو-
2-30 رات- ہماری کائنات-
3-00 رات- ترجمۃ القران کلاس-
4-10 رات- فرنچ زبان سیکھئے-
5-45 صبح- چلڈرنز کارنر- قرآن کلاس-
6-05 صبح- لقاء مع العرب-
7-10 صبح- طبی پروگرام ہماری خوراک-
7-40 صبح- چلڈرنز کارنر- واقفین نو-
8-05 صبح- اردو کلاس-
9-10 صبح- فرنچ زبان سیکھئے-
9-40 صبح- ترجمۃ القرآن کلاس-
11-40 دوپہر- چلڈرنز کارنر- قرآن کلاس-
12-00 دوپہر- سواحیلی پروگرام- گفتگو-
1-00 دوپہر- ہماری کائنات-
1-30 دوپہر- احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی- انٹرویو-
2-20 دوپہر- لقاء مع العرب-
3-25 سہ پہر- اردو کلاس-
4-30 شام- احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی- درثمین-
5-30 رات- جرمن زبان سیکھئے-
8-05 رات- ترجمۃ القرآن کلاس-
9-10 رات- لقاء مع العرب-
11-00 رات- اردو کلاس-

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

جمعرات 19- نومبر 1998ء

1-25 رات- چلڈرنز کلاس- نمبر 121-
2-00 رات- احمدیہ ٹیلی ویژن لائف سٹائل- دال چنے کی کھچڑی-
2-30 رات- ڈاکومنٹری- ایک ٹیکسٹائل مل کی سیر-
3-20 رات- ترجمۃ القرآن کلاس-
4-25 رات- جرمن زبان سیکھئے-
5-45 صبح- چلڈرنز کلاس- نمبر 171-
6-12 صبح- لقاء مع العرب-

7-25 صبح- احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی- درثمین-
7-55 صبح- اردو کلاس-
9-00 صبح- جرمن زبان سیکھئے-
9-45 صبح- ترجمۃ القرآن کلاس-
11-45 دوپہر- چلڈرنز کلاس-
12-15 دوپہر- خطبہ جمعہ-
1-15 دوپہر- ڈاکومنٹری- ایک ٹیکسٹائل مل کی سیر-
2-10 دوپہر- لقاء مع العرب-
3-10 سہ پہر- اردو کلاس-
4-15 شام- کوئز- تاریخ احمدیت-
5-35 رات- عربی زبان سیکھئے-
9-10 رات- لقاء مع العرب-
11-20 رات- اردو کلاس-

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اطلاعات و اعلانات

خصوصی درخواست دعا

○ احباب جماعت سے جملہ اسیران راہ مولا کی جلد اور باعزت رہائی کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ وامان میں رکھے اور ہر شر سے بچائے-

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

درخواست دعا

○ مکرم مرزا لطف الرحمان صاحب مربی سلسلہ کی سمدھن مکرمہ منیرہ یوسف صاحبہ اہلیہ مکرم قریشی محمد یوسف صاحب بریلوی مرحوم ایری زونا سٹیٹ (U S A) میں شدید بیمار ہیں اور قومہ کی حالت میں ہسپتال میں (I.C.U) میں زیر علاج ہیں-

احباب سے ان کی جلد شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے-

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

تقریب رخصتانہ

○ عزیزہ بشریٰ طیبہ بنت مکرم ناصر احمد صاحب محاسب / افسر پراویڈنٹ فنڈ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کی شادی ہمراہ مکرم شکیل احمد صاحب صدیقی مربی سلسلہ دوالمیال ضلع چکوال ابن مکرم بشیر احمد صاحب صدیقی سیکرٹری اصلاح وارشاد علامہ اقبال ٹاؤن لاہور بفضل تعالیٰ یکم نومبر 1998ء کو انجام پائی-

محترمہ بشریٰ طیبہ- مکرم چراغ دین صاحب مرحوم کی پوتی اور مکرم منشی سبحان علی صاحب مرحوم سابق کاتب روزنامہ الفضل کی نواسی ہیں- اور محترم شکیل احمد صاحب صدیقی محترم حکیم محمد صدیق صاحب مرحوم آف میانی رفیق حضرت مسیح موعود کے پوتے اور محترم مرزا فضل کریم صاحب مرحوم کے نواسے ہیں- تقریب رخصتانہ کے موقع پر محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی ربوہ نے دعا کروائی- اس رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے-

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ولادت

○ مکرم بشیر احمد شاہد صاحب دارالصدر غربی ربوہ تحریر کرتے ہیں- خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ یکم اکتوبر 98ء کو خاکسار کی بیٹی عزیزہ شبنم حنا اہلیہ عزیزم مکرم قدرت اللہ صاحب طارق کو امریکہ میں تین بیٹیوں کے بعد پہلا بیٹا عطا کیا ہے- جس کا نام "دانیال طارق" تجویز ہوا ہے- احباب جماعت سے اس کی درازی عمر- نیک اور خوش بخت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے-

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

سانحہ ارتحال

○ محترم چوہدری غلام علی گل صاحب ساکن چک نمبر 287/ج- ب پلاسور ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ مورخہ یکم نومبر 1998ء بروز اتوار صبح 6 بجے بقضائے الٰہی اپنے حقیقی مولا کے حضور حاضر ہو گئے آپ کی عمر تقریباً 95 برس تھی- آپ کا تعلق موضع اٹھوال ضلع گورداسپور سے تھا اور آپ بچپن ہی میں احمدیت میں داخل ہو گئے تھے- آپ چوہدری مقبول احمد صاحب (شہید) آف پنو عاقل اور چوہدری محمود احمد صاحب شہید آف پنو عاقل کے سسر تھے- آپ کا جنازہ اسی دن شام 3 بجے مربی صاحب حلقہ گوجرہ نے پڑھایا اور مقامی قبرستان میں تدفین کے بعد مربی صاحب نے دعا کروائی- آپ لمبا عرصہ پلاسور جماعت کے سیکرٹری مال اور صدر رہے آپ ہر ضرورت مند' غریب' کمزور' بیواؤں اور یتیموں کی مدد فرمایا کرتے تھے-

احباب جماعت سے درخواست ہے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرماوے آمین-

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اعلان داخلہ

○ شعبہ فزیو تھراپی میو ہسپتال لاہور نے B.S.c فزیو تھراپی میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں- یہ تین سالہ پروگرام ہے اور داخلہ کے لئے کم از کم انٹرمیڈیٹ (پری میڈیکل مضامین) ہونا ضروری ہے- اس کے علاوہ پنجاب کا ڈومیسائل رکھنا بھی لازمی ہے- داخلہ فارم وغیرہ سکول آف فزیو تھراپی میو ہسپتال سے دستیاب ہیں- داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 25- نومبر 98ء ہے-

(نظارت تعلیم)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

○ جن طلباء و طالبات کو امسال پنجاب یونیورسٹی لاہور و اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور میں مختلف ماسٹرز پروگرام میں داخلہ ملا ہے وہ مندرجہ ذیل کوائف نظارت تعلیم- صدر انجمن احمدیہ- ربوہ 35460 کو ارسال کریں-

1- شعبہ کا آخری اوپن میرٹ -2- ادارہ / شعبہ کا پراسپکٹس -3- ایڈریس طالب علم-

(نظارت تعلیم)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

نکاح

○ مکرم محمود احمد خان صاحب کارکن نظارت دعوت الی اللہ ابن مکرم ظفر احمد خان صاحب کا نکاح عزیزہ عطیۃ العلیم بنت مکرم نثار احمد خان صاحب آف گوٹھ رحمن آباد (حیدر آباد سندھ) کے ساتھ بعوض تیس ہزار روپے حق مہر مکرم و محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد نے بیت الہدایت باب الابواب میں پڑھا-

اس کے ساتھ دو اور نکاحوں مکرمہ امۃ القیوم بنت مکرم ظفر احمد خان صاحب ہمراہ مکرم نثار احمد خان صاحب اور مکرمہ عطیۃ القدوس بنت مکرم ظفر احمد خان صاحب ہمراہ مکرم انوار احمد خان صاحب کا اعلان بھی مکرم حافظ مظفر احمد صاحب نے کیا-

ان رشتوں کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے-

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

عہدہ داران جماعت توجہ فرمائیں

○ وقف جدید کا مالی سال دسمبر میں ختم ہو گا- انشاء اللہ- آپ سے گذارش ہے کہ

1- احباب جماعت کو دعاؤں کی تحریک کریں کہ اللہ وقف جدید کے چندوں میں بہت برکت عطا فرمائے-

2- جماعت کے سب افراد بڑوں چھوٹوں' مردوں عورتوں کو وقف جدید میں شامل کریں-

3- کوشش فرمائیں کہ احباب اپنا چندہ فوری ادا کریں-

اس کے لئے وفود بنا کر رابطے کئے جائیں-

اللہ حسن عمل کی توفیق عطا کرے- آمین-

(ناظم مال وقف جدید)

وقف جدید

○ ارشاد حضرت مصلح موعود

"احباب جماعت کو تاکید کرتا ہوں کہ وہ اس تحریک کی اہمیت کو سمجھیں اور اس کی طرف پوری توجہ کریں اور اس کو کامیاب بنانے میں پورا زور لگائیں"

عشرہ وصولی وقف جدید-

27- نومبر تا 6- دسمبر

1998ء

امراء' صدر صاحبان و سیکرٹریان مال وقف جدید سے ضروری گذارش:-

○ یہ تسلی کر لیں کہ جماعت کے جملہ افراد بڑے اور بچے' مرد اور عورتیں تمام کے تمام مالی وسعت کے مطابق وقف جدید کے مالی جہاد میں شامل ہوں-

○ ایسے احباب جنہوں نے وقف جدید کے وعدے کئے تھے مگر ادائیگی نہیں فرما سکے ان کو ادائیگی کے لئے تحریک کریں-

○ ایسے احباب جن کی طرف سے نہ وعدہ ہے اور نہ ہی ادائیگی ہوئی ہے ان سے حسب استطاعت وصولی کی جائے-

○ احباب کو تحریک کریں کہ اپنے وعدے سے کچھ نہ کچھ زائد ادائیگی فرمائیں-

○ وقف جدید کا ایک اہم کام علاقہ نگرپارکر میں تعلیم و تربیت اور خدمت خلق ہے اس مد کا نام "امداد مراکز نگرپارکر" ہے- احباب اس مد میں حسب توفیق ضرور شامل ہوں-

○ وصول شدہ رقوم فوری بھجوانے کا انتظام فرمائیں-

احباب کو دعا کی تحریک کریں کہ اللہ تعالیٰ وقف جدید کے جملہ مقاصد پورے فرمائے' اپنے فضل خاص سے مالی سال برکتوں سے اختتام پذیر فرمائے اور جملہ مجاہدین وقف جدید کو غیر معمولی برکتوں سے نوازے- آمین-

(ناظم ارشاد وقف جدید)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

کلاس معلمین وقف جدید

○ کلاس معلمین وقف جدید کے لئے درخواستیں 30- نومبر 1998ء تک موصول ہونی ضروری ہیں انٹرویو 5- دسمبر بروز ہفتہ ہو گا- (ناظم ارشاد وقف جدید)

سکرین پرنٹنگ کی دنیا میں منفرد نام
خان نیم پلیٹس
ہر قسم کی سکرین پرنٹنگ کے لیئے ہم سے رجوع کریں
لاہور- فون: 5150862-844862

ساجد دواخانہ ربوہ کے تیار کردہ مرکبات
حبوب اکسیر اٹھرا- مرض اٹھرا کا علاج- 20 گرام 40 روپے- کورس -/180 روپے
نہ دجام عشق- فی گولی 20 روپے- کورس 60 گولی -/1000 روپے
حکیم نصیر احمد تنویر (ساجد دواخانہ ربوہ)
حال کسوکے روڈ محلہ بہادر پورہ
رہائش: 2195 حافظ آباد شہر
کلینک: 520411

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ : 14- نومبر- گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 14 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 26 درجے سنٹی گریڈ
16- نومبر- غروب آفتاب 5-11
17- نومبر- طلوع فجر 5-10
17- نومبر- طلوع آفتاب 6-37

عالمی خبریں

حکم کا انتظار ہے

عراق پر حملہ کے لئے کلنٹن کے حکم کا انتظار ہے۔ امریکی وزیر دفاع ولیم کوہن نے کہا کہ مذاکرات کا وقت گزر گیا ہے کسی بھی وقت فوجی کارروائی ہو سکتی ہے۔ پوری دنیا ہمارے ساتھ ہے۔ برطانوی وزیر اعظم ٹونی بلیئر نے کہا کہ صدام وقت گذرنے کے ساتھ ساتھ خطرناک ہوتے جا رہے ہیں۔ انہیں خطرناک تباہ کن ہتھیاروں کی دوبارہ تیاری کا موقع نہیں دے سکتے۔ خطرناک نتائج کے لئے تیار رہیں۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کوفی عنان نے عراق کی طرف سے بغداد کے دورے کی درخواست مسترد کر دی۔ امریکہ برطانیہ اور مغربی ممالک نے عراق سے اپنے شہری نکالنے شروع کر دیئے۔

جنگ سے خوفزدہ نہیں

عراق نے کہا ہے کہ وہ جنگ سے خوفزدہ نہیں اس جنگ سے ناقابل تصور تباہی ہوگی۔ عراق کے نائب وزیر اعظم طارق عزیز نے کہا کہ سلامتی کونسل خونریزی رکوانے کے لئے زیادہ سخت اور سنجیدہ موقف اختیار کرے۔ امریکی حملوں سے علاقے کے عدم استحکام میں اضافہ ہوگا۔ اس سے جو دھماکہ ہوگا اس کے نتائج ناقابل تصور ہونگے۔ انہوں نے کہا کہ ہم کوفی عنان سے تعاون کے لئے تیار ہیں۔

بین الاقوامی حمایت

عراق پر حملے کے لئے جن ملکوں نے حمایت کی ہے ان میں فرانس، کینیڈا، برطانیہ، بیلجیئم، جرمنی، ہالینڈ اور سویڈن شامل ہیں۔

عراق کے پاس 100 میزائل

برطانوی اخبار فنانشل ٹائمز نے دعویٰ کیا ہے کہ عراق میں 100 میزائل تباہ کن اسلحہ سے لیس تیار پڑے ہیں۔ نائب وزیر اعظم طارق عزیز نے ان میزائلوں کو پوشیدہ رکھا ہوا ہے۔ اخبار نے یہ رپورٹ مغربی جاسوس اداروں کی خبروں سے حاصل کی ہے۔

ملک گیر احتجاج

بھارت میں عیسائیوں نے انتہا پسند ہندوؤں کے رویہ کے خلاف ملک گیر احتجاج کا فیصلہ کیا ہے۔ 4- دسمبر کو احتجاجی ریلیاں ہونگی اور بھارت کے موجودہ نظام کی مذمت کی جائے گی۔

معائنے کے لئے معاوضہ چاہئے

شمالی کوریا نے کہا ہے کہ مشتبہ ایٹمی ٹھکانوں کا معائنہ معاوضہ لئے بغیر نہیں کرنے دیں گے۔ اگر کہیں زمین دوز تنصیبات دریافت نہ ہوئیں تو امریکہ کو ملک کی توہین پر ہرجانہ ادا کرنا ہوگا۔ امریکہ نے دھمکی دی ہے کہ اگر شمالی کوریا نے زمین دوز تنصیبات کے معائنہ کی اجازت نہ دی تو 1994 کا توانائی کا معاہدہ ختم کر دیں گے۔

ملکی خبریں

سینٹ منتخب ادارہ نہیں

وزیر اعظم نواز شریف نے کہا ہے کہ سینٹ عوام کا منتخب ادارہ نہیں۔ اسے عوامی خواہش پر شریعت بل منظور کرنا پڑے گا قومی اسمبلی کو عوام نے منتخب کیا اس میں ہمیں بھاری اکثریت حاصل ہے۔ یہاں سے شریعت بل کی منظوری کے بعد سینٹ سے منظور نہ ہونا بلاجواز ہے۔ میں بطور عوامی نمائندہ سینٹ سے مطالبہ کرتا ہوں کہ شریعت بل منظور کرے۔ عوامی حمایت حاصل کرنا میرا حق ہے پوری قوم شریعت بل چاہتی ہے تو چند سینیٹروں کو اس کی مخالفت کا کوئی حق نہیں۔

گورنر سندھ پابند ہوں گے

گورنر سندھ اپنے احکامات کی وفاق سے پیشگی منظوری حاصل کرنے کے پابند ہوں گے۔ پارلیمانی امور کے وفاقی وزیر میاں یاسین وٹو نے کہا ہے کہ گورنر سندھ کے اختیار کم نہیں کئے گئے نوٹیفکیشن میں اختیارات کی تشریح کر دی گئی ہے۔

بم دھماکہ

سیالکوٹ میں گورنمنٹ جامع ہائی سکول کے بالکل قریب سائیکل پر رکھا گیا ایک خطرناک بم خوفناک دھماکہ سے پھٹ گیا۔ تاہم کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔

انتقامی کارروائی

محترمہ بینظیر بھٹو نے کہا ہے کہ حکومت سندھی لیڈروں کے خلاف انتقامی کارروائی کرنے کے لئے خصوصی قوانین، عدالتیں اور جج استعمال کر رہی ہے۔ وزیر اعظم اپنی مرضی کے فیصلوں کے لئے عدلیہ پر دباؤ ڈال رہے ہیں۔ ان کے کہنے پر چند روز بعد ہماری حکومت کے دو وزراء کو سزا دی گئی۔ سندھ کے ایک وزیر کو ایک پلاٹ الاٹ کرنے پر سزا ملے اور نواز شریف سے ہزاروں پلاٹ الاٹ کرنے پر ایک سوال بھی نہ پوچھا جائے تو احتساب کیسے سمجھیں۔

پیپلز پارٹی اور متحدہ کا الزام

ایم کیو ایم اور پیپلز پارٹی کے سینیٹروں نے حکومت پر الزام لگایا ہے کہ پنجابی حکمران سندھ کو نوآبادی بنا رہے ہیں۔ وفاقی حکومت پٹواری اور کانسٹیبل تک کو اپنے دائرہ میں لانا چاہتی ہے۔ ایوان میں بحث کے دوران کئی بار ہنگامہ آرائی ہوئی اعتزاز احسن نے کہا یہ نابیناؤں کی کابینہ ہے۔ آفتاب شیخ نے کہا کہ بڑا صوبہ سندھ پر ظلم کر رہا ہے۔

کارروائی نہیں کی جاسکتی

سپریم کورٹ نے کہا ہے کہ کسی حکومتی ادارے کے سربراہ کے خلاف واضح ثبوت کے بغیر کارروائی نہیں کی جاسکتی۔

دہشت گرد مارے گئے

پاکستان میں بم دھماکے کر کے تباہی و بربادی پھیلانے والے دو انتہائی خطرناک دہشت گرد فرار ہونے کے بعد پولیس مقابلے میں مارے گئے۔

قید و جرمانے کی سزا

سندھ ہائی کورٹ نے آصف علی زرداری کے بہنوئی سابق صوبائی وزیر بلدیات میر منور علی تالپور کو ٹھیکوں میں گھپلوں اور کرپشن کے الزام میں تین سال قید اور دو کروڑ روپے جرمانہ کی سزا سنائی ہے۔ احتساب بنچ نے ٹھیکہ لینے والی کمپنی کے چار ڈائریکٹروں جن میں رکن قومی اسمبلی بھگوان داس کے دو بیٹے شامل ہیں کو دو دو سال قید کا حکم دیا ہے۔

گولی سے نہیں نواز شریف سے ڈرتا ہوں

سینیٹر آصف علی زرداری نے کہا ہے کہ میں گولی سے نہیں ڈرتا لیکن نواز شریف سے ڈرتا ہوں۔ جس طرح فاروق لغاری نے مرتضیٰ بھٹو کو مروایا اسی طرح مجھے نواز شریف سے خطرہ ہے۔

سی ٹی بی ٹی پر مناظرہ

پاکستان عوامی اتحاد کے صدر اور عوامی تحریک کے چیئرمین پروفیسر ڈاکٹر طاہر القادری نے سی ٹی بی ٹی پر دستخطوں کے سلسلہ میں حکومت کو ٹی وی پر مناظرے کا چیلنج دیا ہے۔

ہمارے ہاں حسنی روم کولرز ● گیزرز ● کوکنگ رینج روم ہیٹرز ● ہر قسم کے پنکھے اور ہر طرح کے ڈونکی پمپ دستیاب ہیں۔ نیز ریپئرنگ کا کام بھی تسلی بخش کیا جاتا ہے
الفضل ٹریڈرز
کالج روڈ نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور
☎ 5114822 5118096

8 فٹ سپیشل ڈش پر احمدیہ ٹیلی ویژن کی کرسٹل کلیئر نشریات کیلئے
فریج۔ فریزر۔ واشنگ مشین ٹی وی۔ گیزر۔ پنکھے۔ وی سی آر بھی دستیاب ہیں
عثمان الیکٹرونکس
1- لنک میکلوڈ روڈ بالمقابل جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور
فون: 7231680 7231681 7233204 7353105
رابطہ — انعام اللہ

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھراء کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھراء
40 گرام /40 روپے، 60 گرام /120 روپے، 100 گرام /200 روپے
اکسیر اولاد نرینہ (کورس) /300 روپے
زدجام عشق خاص سونے چاندی کی گولیاں شباب آور موتی
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
PHONE: (04524) 211434-212434 FAX: 534

جرمن و پاکستانی ہومیوپیتھک ادویات
ہر قسم کی جرمن و پاکستانی ہومیو پیتھک ادویات، مدر ٹنکچرز، پوٹینسیاں، بائیو کیمک ادویات گولیاں، ٹکیاں، شوگر آف ملک اور ہومیو پیتھک کتب کی بارعائت خریداری کا مرکز خالی ڈبیاں اور ڈراپرز بھی دستیاب ہیں۔ 117 ادویات کا دیدہ زیب بریف کیس بھی دستیاب
کیور یٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
☎ 771 - 213156 -★- FAX (4524) 212299

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کیساتھ
ہمارا شعار ● خدمت ● دیانت
مرکز احمدیت ربوہ بابرکت شہر اور ماحول ربوہ میں ● مکانات ● پلاٹ ● دوکانیں و دیگر سکنی و زرعی اراضی کی خرید و فروخت کیلئے آپ کا بہترین انتخاب
چوہدری اسٹیٹ ایجنسی
15- کمیٹی مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 212626 - 212508